

مطبوعات

مقام صحابہؓ | تالیف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب - ناشر ادارہ المعارف دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴۱ - صفحات ۱۴۳ - سفید کاغذ - طباعت آفسٹ - قیمت پونے چار روپے -

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اس مختصر سی کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا صحیح مقام بیان فرمایا ہے۔ ابتدا میں فن تاریخ اور کتب تاریخ کی اصلیت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کوشش اس لحاظ سے نہایت مبارک اور مستحسن ہے کہ اسے پڑھ کر ایک عام قاری کے دل میں صحابہ کرام کے بارے میں جذباتِ عقیدت و احترام پیدا ہوتے ہیں۔

ہم اپنا مقنام نہیں سمجھتے کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب جیسے صاحبِ نظر عالم دین کی توضیحات پر کوئی گرفت کریں مگر چند باتیں بڑے خلوص اور طالبِ علمانہ نیاز مندی کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اس حقیقت سے آخر کس طرح انکار کیا جاسکتا ہے کہ بعض صحابہؓ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

زندگی میں بھی اور اس کے بعد بھی کچھ فروگزاشتیں ہوئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں باہمی اختلاف کی بنا پر تلواریں بھی نیام سے نکل آئیں۔ زیرِ نظر کتاب میں اس ضمن میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ

صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے جو کچھ ہوا اُس کے بارے میں خاموشی اختیار کی جانی چاہیے۔ کیونکہ سکوت اور

کف لسان ہی شیوہ اسلاف ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر یہی شیوہ اسلاف ہے تو پھر قرآن پاک اور کتب احادیث

میں ذاریخ کو چھوڑ بیٹے، صحابہ کے بعض تسامحات کا تذکرہ کیوں موجود ہے صحابہ کے بارے میں سلف

صالحین اور خلف اکابرین کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے بند مقنام کا تقاضا یہ ہے کہ اُن کی (معاذ اللہ) نیت پر حملہ کرنے یا تحقیر یا تنقیص کے خیال سے

قلم اور زبان دونوں کو پوری طرح روکا جائے بلکہ اُن کے بارے میں کسی قسم کی بدگمانی و داغ میں نہ لائی

جائے۔ یہی شیوہ اسلاف ہے اور یہی شیوہ اخلاف بھی ہونا چاہیے۔ لیکن حدودِ احترام میں رہتے ہوئے

بیان حقیقت اور تفہیم مسائل کے طور پر کچھ کہنا نہ پہلے ممنوع تھا نہ اب ہے۔ اس ایک صحیح اور متوازن آیت سے ہٹ کر اگر کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جائے گا تو اس سے بہت سی ایسی الجھنیں پیدا ہونگی جنہیں سنبھالنا نہ جاسکے گا، کیونکہ سلف اور خلف کے بڑے نامور بزرگوں نے تفہیم مسائل کے لیے صحابہ کرام کے طرز عمل پر بحث کی ہے اور بعض امور میں ان کی فرودگزشتوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

عدالت صحابہ کے عہد میں صحابہ کرام کے لیے جس بلند مقام کی نشاندہی کی گئی ہے وہ اپنی جگہ صحیح اور درست ہے اور بلاشبہ صحابہ کرام کی عظیم اکثریت اس پر پورا اترتی ہے۔ لیکن اگر اس کی بنیاد صرف اس امر کو قرار دیا جائے کہ یہ ہم تک دین پہنچانے کا واسطہ ہیں تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم تک دین پہنچانے کے بعض دوسرے واسطے بھی تو ہیں، تابعین، تبع تابعین، تبع تبع تابعین۔ ان وعدے واسطوں کے لیے بھی جو ہم تک دین پہنچنے کے ناگزیر واسطے ہیں کیا عدالت کا ویسا ہی بلند مقام ضروری ہے یا نہیں؟ اگر یہ ضروری ہے تو یہ امر پاؤں ثبوت کو پہنچنا چاہیے۔ اور اگر ضروری نہیں تو کیوں؟

اس کتاب کے آخر میں حضرت مفتی صاحب کی ایک دردمندانہ گزارش "درج بے جس کے ابتدائی فقرات پڑھ کر دل پر واقعی رقت طاری ہو جاتی ہے اور انسان موت کو سامنے کھڑا پا کر کانپ اٹھتا ہے، لیکن اس سلسلے میں ہم مفتی صاحب کی خدمت میں بعد احترام یہ عرض کریں گے کہ آخر انہیں دین حق کے ایک مخلص خادم اور ان کے رفیق کار کے بارے میں یہ کیوں بدگمانی پیدا ہو گئی ہے کہ ان کے دل صحابہ کرام کے احترام سے عاری ہیں جس شخص کے دل میں ایمان کا نور ہے اس کا دل صحابہ کرام کے احترام سے بھی معمور ہے۔ اگر کوئی صاحب ایمان احترام صحابہ کی ساری حدود کو سامنے رکھتے ہوئے بعض مسائل کی تنقیح میں بعض صحابہ کے چند ایسے تسامحات کی نشاندہی کرتا ہے جن کا تذکرہ ہمارے دینی ادب میں پہلے سے موجود ہے، اسے آخر تو ہم صحابہ کا مجرم کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے۔

ہمیں امید ہے محترم مفتی صاحب اس مسئلہ پر اسی دلسوزی سے غور کریں گے جس کی جھلک ان کی "دردمندانہ گزارش" میں ملتی ہے۔

صحیح لغات القرآن | تالیف: مولانا تاج محمد دہلوی۔ ناشر: نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی۔ کتابی سائز، صفحات ۴۸۸۔ کتابت، طباعت آفسٹ قیمت ۵۰ روپے۔

قرآن پاک کے مفہیم و مطالب کو نندگانِ خدا کے ذہن نشین کرنے کی ہر کوشش بجائے خود نہایت مبارک اور مستحسن اور اگر ایسی کوئی کوشش فی الواقع فہم قرآن میں مددگار ہو تو اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ لغات القرآن اردو دان طبقہ کی سہولت کے لیے مرتب کی گئی ہے تاکہ ایک عام قاری الفاظ قرآن کے معانی اردو زبان میں سمجھ سکے۔ اس لیے الفاظ کی ترتیب بھی مادوں کے لحاظ سے نہیں بلکہ حروفِ تہجی کے مطابق ہے۔ الفاظ کا ترجمہ و تشریح مستند تفاسیر کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ لغوی ترجمہ کے ساتھ ساتھ وہ معنی بھی دیئے گئے ہیں جو قرآن کے پیش نظر ہیں اور مفرد الفاظ کی جمع یا اگر جمع کا یہ ہو تو مفرد اور تمام صیغوں کے مصادرتیانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

لغات القرآن بحیثیت مجموعی ایک کامیاب کوشش ہے لیکن کہیں کہیں حق تشریح اور نہیں ہوا۔ مثال کے طور پر کالجوں کے معنی "کالے منہ بد وضع اور بد شکل ہونے والے" کیے گئے ہیں۔ حالانکہ اس کا زیادہ صحیح مفہوم چہروں کی ایسی بھیاں تک پہنچتا ہے جس میں ہونٹ لٹک جائیں اور کھال اٹک ہو کر وانت باہر نکل آئیں۔ اسی طرح ساتھ والے صفحہ پر کاشفات کے لغوی مفہوم کے ساتھ اس کا معنی و مراد "دیوایاں" بتانے کی بھی ضرورت تھی تاکہ ایک عام ناظر قرآن کسی الجھن میں مبتلا نہ ہوتا۔

کتاب کی جزو بندی کی طرف بھی پوری توجہ نہیں دی گئی۔ تبصرہ کے لیے آنے والی نلکے کے صفحہ ۳۳۶ کے آگے صفحہ نمبر ۲۷۳ ملتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں ان خامیوں کو دور کر دیا جائے گا۔

اسلام کے نامور مجاہد سید قطب شہید علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز اور فکر انگیز کتاب

المستقبل لهذا الدین

کا اردو ترجمہ

اسلام کا روشن مستقبل

از: عبدالمجید صدیقی

کتاب بہترین، طباعت دیدہ زیب، سرورق سبز کا خوبصورت کاغذ آفٹ پیپر

قیمت: چار روپے

ادارۃ ترجمان القرآن، چہرہ، لاہور